الإعلام شرح سنن ابن ماجہ میں امام مغلطائی کا منہج

The Methodology of Imam Mughaltai in the Al-Ilam Commentary on Sunnan Ibn-E- Maja

حافظ جمشید اختر: پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا
ڈاکٹر عبدالروف ظفر: شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف دی لاہور، لاہور

Abstract:
ImamAla-ud-Din Mughaltaiis an enlightened Hanafi scholar who has great names in his teacher's list as well as in pupils'list. He was Ash'ari as per belief.He had a great contribution in Islamic literature. He wrote many books which are cited in different writings.His contribution will be remembered.Among his great books, 'Al-Ilaam Be-Sunnah Alaihissalam Sharah Ibn-e-Majah' is a memorable contributuion which is commonly called 'Sharah Mughaltai'. It is a commentary on Al-Sunan by Iban-e-Maja. Here in this article, we are to explain the methodology of this book so that the importance of this book may be described for the benifet of scholars, writers and general public.

امام مغلطائی کا تعارف

آپؒ ابو عبد الله علاء الدين مُغَلطائى بن قُليج بن عبد الله البَكجَرِى الحنفى۔[1] کے نام ونسب سے مشہور ہیں۔ علامہ مغلطائیؒ مصر کے شہر قاہرہ میں 689ھ میں پیدا ہوئے۔[2] موصوفؒ نے بچپن سے ہی لہو ولعب سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے علم کے ساتھ مشغولیت رکھی اور اسی ماحول میں تربیت پائی۔[3]

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (773-852ھ) لسان المیزان میں درج کرتے ہیں کہ:

"ان مغلطائى سئل عن اول سماعه ، فقال : رحلت قبل سبعمائة الى الشام فقيل : فهل سمعت بها شيئا؟ قال : سمعت شعرا"[4]

"مغلطائی سے پہلے سماع کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے کہا: میں نے سات سو ہجری سے قبل ملک شام کا سفر کیا تھا، پھر ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے وہاں کوئی چیز سنی بھی تھی؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے شعر سنے تھے"

بعض مقامات پر موصوف سے خود یہ بات نقل کی گئی ہے کہ:

"ولما دخلت حمص سنة تسع وسبع مائة افادنى بعض الفضلاء جزاء من الحديث لا ادرى الان من مخرجه ،ولا ما سنده "[5]

"جب میں حمص میں 709ھ کو داخل ہوا تو اس وقت وہاں کے بعض علماء سے حدیث کے بعض اجزاء کی سماعت کی تھی لیکن اب مجھے وہ احادیث اور ان کی سند کے متعلق کچھ یاد نہیں ہے"

اس سے پتہ چلا کہ امام موصوفؒ نے سترہ سال کی عمر سے پہلے حدیث کا سماع شروع کر دیا تھا۔

امام مغلطائی کے مشہور اساتذہ کرام

امام مغلطائیؒ نے اپنے دور کے مشہور اساتذہ کرام سے استفادہ کیا، جن میں سے چند اہم شیوخ عظام کے نام یہ ہیں:

احمد بن رجب (644- 705ھ)[6]،ابو محمد عبد المومن بن خلف الدمیاطیؒ (613-705ھ)،ابو الحسن على بن نصر الله القرشى(622- 712ھ)،ابو محمد الحسن بن عمر الدمشقى (630- 720ھ)،عبد الرحیم بن عبد المحسن الکنانى(627-720ھ)،محمد بن عبد الحمید المصرى (م 721ھ)،احمد بن محمد (642-721ھ)،ابو بکرعبد الله بن على (658- 724ھ)،على بن عمر المعروف ابن الصلاح(635- 727ھ)،شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہؒ(661- 728ھ) وغیرہ۔[7] اس کے علاوہ بھی امام مغلطائیؒ نے دیگر کئی کبار اساتذہ سے استفادہ کیا تھا۔

تحصیل علم کے لئے اسفار

تحصیل علم کے لئے سفر کرنا علماء کی عادت رہی ہے، یہی وجہ ہے کہ آپؒ نے مصر کے علاوہ 709ھ کو ملک شام کا سفر کیا اور سمندر کے کنارے پڑاؤ ڈالا، اور پھر اسی سفر میں حمص بھی گئے۔ حصول علم کی مناسبت سے خطیب بغدادیؒ (392-463ھ) اور ابن الصلاحؒ (577-643ھ) نے خاص طور پر اپنی کتابوں میں سفر کے فوائد بیان کئے ہیں نیز امام مغلطائیؒ نے بھی اسی عنوان کی مناسبت سے ایک کتاب بنام "النحلة فى فوائد الرحلة "تحریر کی ہے۔[8]

امام مغلطائی کے مشہور تلامذہ

امام مغلطائیؒ اپنے دور کے بڑے مشہور شیخ الحدیث تھے اور آپؒ نے مختلف مقامات پر تدریسی فرائض سرانجام دیئے اور جہاں بھی آپؒ نے تدریسی حلقہ قائم کیا وہاں بہت سے طلبہ نے آپؒ سے استفادہ کیا اور ان مشہور تلامذہ میں سے چند نام یہ ہیں:

عبد الله بن مغلطائی (719-791ھ)،ابراہیم بن موسی الابناسی(725-802ھ)،اسماعیل بن ابراہیم(728- 802ھ)،سراج الدین عمر بن علی المعروف ابن الملقن(723-804ھ)،حافظ عبد الرحیم بن الحسین(725-806ھ)،علی بن ابی بکر سلیمان(735-807ھ)،احمد بن محمد الطُنبذی ،بدر الدین(740- 809ھ)،ابو بکر بن حسین (728- 816ھ)،حسین بن علی البوصیری(745- 838ھ)،عبد الرحمن بن عمر (749- 838ھ)[9]۔ مذکورہ اشخاص کے علاوہ بھی بہت سے علماء نے امام مغلطائی سے شرف تلمذ حاصل کیا، نیز آپؒ کے تلامذہ میں سے آپ کی بیوی ملوک بنت علی الحسین بھی شامل ہیں۔

تدریسی خدمات

امام مغلطائیؒ نے اپنے زمانہ میں قاہرہ کے بہت سے مدارس میں حدیث کی تدریس سرانجام دی تھی،ان میں چند مشہور مدارس کے نام یہ ہیں:

المدرسة الظاهرية،المدرسة الصرغتمشية،المدرسة الناصرية،المدرسة النجمية /الصالحية،الجامع الصالحی،جامع آق سنقر، المدرسة المجدية،قبة خانقاه ركن الدين بيبرس،جامع القلعة،المدرسة المهذبية[10] وغیرہ۔

تصنیفی وتالیفی خدمات

امام مغلطائیؒ کثیر التصانیف کہلاتے ہیں۔آپؒ کی مشہور تصانیف وتالیف یہ ہیں:

الاكتفاء فی تنقيح كتاب الضعفاء،اكمال تهذيب الكمال،ترک المراء فی الزيادة على معجم الشعراء،اصلاح ابن الصلاح،الاعلام بسنته عليه السلام ،الاخذ بالحزم فی ما ذكر ما فيه خولف ابن حزم ،ترتيب صحيح ابن حبان،الابانة عن المختلف فيهم من الصحابة ،ترتيب المهمات،الايصال فی مختلف النسبة ،التحفة الجسمية فی ذكر حليمة،الايصال فی اللغة،الاشارة الى سيرة المصطفیﷺوتاريخ من بعده من

الخلفاء،رفع الارتیاب فی الکلام علی اللباب،الزھر الباسم فی سیرۃابی القاسم،النحلۃ فی فوائدالرحلۃ[11] وغیرہ۔

مذہب اور عقیدہ

امام مغلطائیؒ حنفی المذہب تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپؒ متعصب نہیں تھے،بلکہ وسیع معلومات رکھنے والے محدث ومجتہد تھے،کیونکہ آپؒ سے کئی مقامات پر ابن حزمؒ(384-456ھ)اور طحاویؒ(237-321ھ)وغیرہ پر رد موجود ہے۔[12] جہاں تک آپؒ کے عقیدے کی بات ہے توآپ عقیدہ کے اعتبار سے اشعری تھے۔[13]

وفات

موصوفؒ شعبان کی چوبیس تاریخ کو بروز منگل 762ھ کو اس دنیا فانی سے رحلت فرما گئے۔آپؒ کا انتقال قاہرہ میں ہوا تھااور آپ کا نماز جنازہ قاضی عزالدین بن جماعہ نے پڑھایا پھر آپ کو ریدانیہ کے قبرستان میں والد کی قبر کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔[14]

مغلطائی کی الاعلام کے اسلوب ومنہج کا تجزیاتی مطالعہ

"الاعلام" علامہ علاءالدین مغلطائی کی شرح ہے جس کا نام "الإعلام بسنتہ علیہ السلام شرح سنن ابن ماجہ" ہے یہ کتاب پہلی دفعہ دارالکتب مصریہ میں شائع ہوئی،دوسری مرتبہ،حیدرہ آباد دکن انڈیا میں شائع ہوئی،اب جو مقالہ نگار کے پاس ہے یہ 2007ء کو دار الکتب العلمیہ،بیروت سے تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔یہ شرح صرف چند کتابوں"

مثلاً: کتاب الطہارۃ ،کتاب الاذان ،کتاب المساجد اورکتاب اقامۃ الصلوات کے شروع والے پینسٹھ ابواب سمیت ٹوٹل 719 احادیث پر مشتمل ہے،یعنی سنن ابن ماجہ کی سینتیس کتابوں میں سے صرف چار کتابوں، 1515 ابواب میں سے صرف 243 ابواب، 4341 احادیث میں سے صرف 719 احادیث پر مشتمل شرح ہے،راقم الحروف نے اسی کی روشنی میں اسلوب ومنہج کا تجزیہ ذیل میں پیش کیا ہے۔علامہ مغلطائیؒ نے شرح کرتے ہوئے جن اہم نکات کا لحاظ رکھا ہے ان میں سے چند اہم حسب ذیل ہیں:

1۔شرح حدیث میں قرآنی الفاظ اور آیات سے استدلال

علامہ علاء الدین مغلطائی نے سنن ابن ماجہ کی شرح کرتے ہوئے کم و بیش اسی (80) مقامات پر تقریبا دو سو (200) آیات قرآنی کو درج کیا ہے، کبھی تو کسی مسئلہ کی مزید وضاحت کے لئے آیات پیش کی گئی ہیں اور کبھی کسی لفظ کے مفہوم کو واضح کرنے کے لئے آیات سے معاونت لی گئی ہے الغرض علامہ مغلطائیؒ نے شرح حدیث کرتے ہوئے قرآن مجید کو سامنے رکھا ہے اور اس کی روشنی میں احادیثِ السنن ابن ماجہ کی شرح کی ہے، جو کہ اسلاف کا بہترین طریقہ ہے،اختصار کے پیش نظر ایک مثال حسب ذیل ہے:

امام ابن ماجہؒ نے اپنی "السنن" میں ایک حدیث نقل کی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ کہ وضو کے ذریعے اعضائے وضو سے سرزد ہونے والے گناہ معاف ہو جاتے ہیں[15]،اس حدیث کی شرح میں علامہ مغلطائیؒ نے آیات قرآنی سے استدلال کرتے ہوئے اس اجمال کی یہ وضاحت درج کی ہے کہ وضو سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں، جبکہ کبیرہ گناہوں کے لئے باقاعدہ نیت سے معافی مانگنی پڑتی ہے:

"وقد اجمع المسلمون ان التوبة على المذنب فرض ، والفروض لا يصح اداء شی ء منها الا بقصد ونية"[16]

"مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ گناہ کے مرتکب پر توبہ کرنا فرض ہے اور فرائض کی ادائیگی بغیر اس کی نیت اور ارادہ کے صحیح نہیں ہوتی"

اس موقف کی تائید میں آپؒ نے درج ذیل آیات قرآنی کو پیش کیا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا"[17]

"اے ایمان والوں! اللہ سے توبۃ النصوح کرو"

ایک اور آیت ہے:

"وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ"[18]

"اے ایمان والو! تم سب اللہ سے توبہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاو"

ایک اور آیت درج کی:

"إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ"[19]

"اگر تم کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو گے تو ہم صغیرہ گناہ معاف کر دیں گے"

اس مثال سے پتہ چلا کہ علامہ مغلطائیؒ حدیث کی شرح کرتے ہوئے حدیث میں پائے جانے والے واقعہ، مسئلہ یا الفاظ کے ہمثل قرآنی آیات سے استدلال کا بعض مقامات پر اہتمام فرماتے ہیں۔اور ان الفاظ قرآنی سے استنباط کر کے مسئلہ کو مزید واضح کر کے پیش کرتے ہیں۔

2۔شرح حدیث میں مزید احادیث کا تذکرہ

علامہ علاء الدین مغلطائیؒ نے شرح کرتے ہوئے تقریباً ہر حدیث کے ذیل میں بہت سی احادیث کو درج کیا ہے جو السنن ابن ماجہ میں موجود احادیث کے الفاظ کی وضاحت، اس کے شواہد، اس میں موجود واقعہ کی تفصیل وغیرہ کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل ہیں، علامہ مغلطائی کا متن کی تائید اور وضاحت میں مزید احادیث کو مختلف الفاظ اور اسناد کے ساتھ پیش کرنے کا اسلوب تقریباً چند احادیث کے علاوہ ہر حدیث کی شرح میں موجود ہے، ذیل میں بطور مثال ایک حدیث درج کی جا رہی ہے۔امام ابن ماجہؒ نے اپنی کتاب السنن میں ایک حدیث درج کی ہے:

"عن ابن عمر قال:مر رجل على النبيﷺ وهو يبول فسلم عليه فلم يرد عليه"[20]

"عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پیشاب کر رہے تھے کہ ایک آدمی آپ کے پاس سے گزرا، اس نے آپ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا"

اب اس حدیث کی تشریح میں علامہ مغلطائیؒ ایک تفصیلی حدیث تحریر کرتے ہیں کہ:

"نافع قال:
انطلقت مع ابن عمر في حاجة إلى ابن عباس فقضى ابن عمر حاجته فكان من حديثه يومئذ ان قال: " مر رجل على رسول اللهﷺ في سكة من السكك وقدخرج من غائط او بول فسلم عليه فلم يرد عليه حتى إذا كاد الرجل ان يتوارى في السكة ضرب بيديه على الحائط ومسح بهما وجهه ثم ضرب ضربة اخرى فمسح ذراعيه ثم رد على الرجل السلام وقال : إنه لم يمنعني ان ارد عليك السلام إلا اني لم اكن على طهر"[21]

"نافع کہتے ہیں: `میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کسی ضرورت کے تحت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی ضرورت پوری کی اور اس دن ان کی گفتگو میں یہ بات بھی شامل تھی کہ ایک آدمی ایک گلی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہو کر گزرا اور

آپ) ابھی (پاخانہ یا پیشاب سے فارغ ہو کر نکلے تھے کہ اس آدمی نے سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ جب وہ شخص گلی میں آپ کی نظروں سے اوجھل ہو جانے کے قریب ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر مارے اور انہیں اپنے چہرے پر پھیرا، پھر دوسری بار اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر مارے اور اس سے دونوں ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا'' : مجھے تیرے سلام کا جواب دینے میں کوئی چیز مانع نہیں تھی سوائے اس کے کہ میں پاکی کی حالت میں نہیں تھا"

شرح میں علامہ مغلطائیؒ کی پیش کردہ حدیث سے مبہم واقعہ کی مزید تفصیل سامنے آگئی ہے۔ جو کہ موصوفؒ کے وسعتِ مطالعہ پر دلیل ہے۔ شرح مغلطائی کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ موصوفؒ نے جن کتب احادیث (متون وشروح) کو شرح کرتے ہوئے سامنے رکھا ہے ان کی تعداد تیس (30) کے قریب ہے۔

3۔اشعار کا بر محل استعمال

علامہ علاء الدین مغلطائیؒ نے احادیث میں موجود مشکل الفاظ کی وضاحت کے لئے بطور ثبوت کم و بیش اسی (80) کے قریب مقامات پر تقریبا تین سو (300) اشعار کا ذکر کیا ہے جو کہ موصوف کے اشعار کے ساتھ ذوق اور لغت کی مہارت کا ثبوت ہے، بطور ثبوت ایک مثال کا ذکر کیا جاتا ہے:

امام ابن ماجہؒ نے ایک حدیث نقل کی ہے:

"عن علی بن ابی طالب : ان رسول اللہ ﷺ قال: العین وکاء السہ فمن نام فلیتوضا"[22]

اس کی تشریح میں علامہ مغلطائی نے ایک شعر لفظ (وکاء) کے مفہوم کو واضح کرنے کے لئے درج کیا ہے کہ:

"ولا القرب وكاء الزاد احسبه لقد علمت با ن الزاد ماكول"[23]

"اور نہ مشکیزہ کی رسی اور زادہ راہ کو میں کافی سمجھتا ہوں، یقینا میں جانتا ہوں کہ زادراہ کھایا جائے گا"

علامہ مغلطائیؒ نے شرح کرتے ہوئے جہاں کہیں بھی اشعار کا استعمال کیا ہے وہ الفاظ کے استعمال یا مفہوم کو سمجھانے کے لئے کیا ہے تا کہ لفظ کے مفہوم کو کتبِ لغات کے ساتھ ساتھ اشعار کی مدد سے بھی سمجھا یا جا سکے۔ اس اسلوب سے شارح کے مزاج اور ذوق کی بھی نشاندہی ہوتی ہے۔

4۔سند میں موجود راوی کا مختصر تعارف

علامہ علاء الدین مغلطائی بعض دفعہ سند میں موجود راوی کے مختصر احوال یا اس کی وضاحت بھی کرتے ہیں ،اس راوی کا نام، قبیلہ، نسب،اور کنیت کی وضاحت پیش کرتے ہیں تاکہ قاری کے لیے موجودہ راوی کو پہچاننا آسان ہو سکے۔

ایک جگہ سند میں امام ابن ماجہؒ نے "ابو الملیح "کنیت کا ذکر کیا ہے تو علامہ مغلطائیؒ نے ان کے نام اور وفات کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

"ابو المليح اسمه: عامر بن اسامة بن عمير--- قال ابن شيبة : سنة ثنتى عشرة وماءة" [24]

"ابوالملیح کا نام عامر بن اسامۃ بن عمیر ہے۔۔۔ابن شیبہ نے کہا کہ یہ 112ھ کو فوت ہوئے۔"

علامہ مغلطائیؒ نے اسناد میں موجود رواۃ کے تعارف کا گاہے بگاہے اہتمام کیا ہے تاہم انتہائی ضروری معلومات پر اکتفا کرتے ہیں۔

5۔اصطلاحات علوم الحدیث کا تذکرہ اور احادیث پر حکم

علامہ مغلطائیؒ نے شرح میں کئی ایک مقامات پر علوم الحدیث کی اصطلاحات کا بھی اشارۃ ذکر کیا ہے جس سے موصوف کی حدیث وعلومہ پر دلچسپی اور ذوق کا پتہ چلتا ہے، مثلاً کبھی شرح کرتے ہوئے مرسل روایات کی نشاندہی کی ہے اور وجہ کا بھی ذکر کیا ہے، نیز محدثین کے طریقہ کی پیروی کرتے ہوئے احادیث کو بیان کرنے کے بعد اسناد اور رواۃ پر گفتگو کرتے ہیں اور اس امر کا تعین کرتے ہیں کہ فلاں راوی ضعیف ہے یا ثقہ ہے اور فلاں حدیث حسن ہے یا صحیح ہے۔ علامہ علاء الدین مغلطائی حدیث بیان کرنے کے بعد بعض احادیث پر حکم بھی لگاتے ہیں،اور اس کی سند کی وضاحت بھی پیش کرتے ہیں۔

امام ابن ماجہؒ نے ایک حدیث نقل کی ہے جو کہ مکمل یوں ہے:

"حدثناموسى بن إسماعيل ثنا جرير بن حاز قال: سمعت عبد الملك بن عميريحدث عن عبد الله بن معقل بن مقرن قال: قام أعرابي إلى زاوية من زواياالمسجد فانكشف فبال فيها فقال النبي ﷺخذوا ما بال عليه من التراب فألقوه وأهريقوا على مكانه ماء "

درج بالا حدیث کے بعد علامہ مغلطائیؒ رقمطراز ہیں کہ:

"قال: هذا مرسل، وابن معقل لم يدرك النبيﷺ"۔25

"یہ حدیث مرسل ہے اس میں ابن معقل کی نبی کریم ﷺ سے ملاقات ثابت نہیں"

ایک اور مقام پر علامہ علاء الدین مغلطائیؒ نے "الاعلام بسنتہ علیہ السلام شرح سنن ابن ماجہ" میں حدیث بیان کرنے کے بعد حدیث پر حکم لگایا ہے اگروہ ضعیف حدیث ہے تو اس کی وضاحت بھی کی ہے۔

"جابر بن عبد الله، قال رسول اللهﷺ:"إياكم والتعريس على جواد الطريق،والصلاة عليها، فإنها مأوى الحيات والسباع"./وقضاء الحاجة عليها فإنها من الملاعن" 2

درج بالا حدیث بیان کرنے کے بعد وجہ ضعف بیان کرتے ہوئے امام موصوف لکھتے ہیں:

"هذا حديث معلل بأمرين:

الأول: ضعف عمرو بن أبي سلمة؛ فإنه ممن قال فيه ابن أبي حاتم: لايحتج به، وقال يحيى: ضعيف.

الثاني: انقطاع ما بين الحسن وجابر فممن ذكر ذلك ابن المديني وبهز وأبوزرعة وأبو حاتم والبزار،لأنّ حماد بن غسان الجعفي راويه عن معن بن عيسى عن مالك ضعف به الدارقطني"-26

اسی طرح ایک دوسری جگہ وجہ ضعف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

یہ حدیث ضعیف ہے اس میں" عدي بن الفضل" ضعیف راوي ہیں جس کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔27

مذکورہ مثال سے علامہ مغلطائیؒ کی علمی گہرائی اور رجال الحدیث پر دسترس کا اندازہ ہوتا ہے کہ موصوف کس قدر حدیث وعلومہ پر مہارت رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ حدیث پر حکم لگانے کے ساتھ اس کی وجہ کو بھی بالتفصیل درج کرتے تھے۔

6۔ غریب الفاظ کی وضاحت

علامہ مغلطائیؒ نے حدیث کی شرح کرتے ہوئے اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے کہ جہاں متنِ حدیث میں مشکل الفاظ آئے ہیں ان کی وضاحت کتبِ لغات اور ماہر لغت آئمہ کے اقوال کی روشنی میں کی ہے، اس

کے لئے شروع میں تو الفاظ کا مفہوم بغیر کسی ہیڈنگ کے بتایا ہے مگر دوسری جلد سے بعض مقامات پر مشکل الفاظ کی وضاحت کے لئے باقاعدہ "غریبہ" کے لفظ سے عنوان قائم کیا ہے، مثلاً:

امام ابن ماجہؒ نے السنن میں ایک روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

"ان نبی الله ﷺدخل الغيضة فقضى حاجته" 28

"بیشک نبی ﷺ جنگل میں داخل ہوئے اور قضائے حاجت کی"

اب اس حدیث میں موجود لفظ"**الغيضة** "کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ مغلطائی لکھتے ہیں کہ:

"والغيضة : الاجمعة ، وهى مغيض ماء يجتمع فينبت فيه الشجر ، والجمع : غياض واغياض ، وغيض الاسد اى الف الغيضة ، ذكره فى (الصحاح) ، وقال ابو موسى :هو شجر ملتف، وفى(الجامع) :يقال لما كثر من الطرفاء والابل وما اشبهه:غيض"29

"**الغيضه** "کا معنی درختوں کا جھنڈ ہے، اور یہ وہ جگہ ہے جہاں پانی اکٹھا ہوتا ہے اور پھر درخت اگ پڑتے ہیں، اس کی جمع غیاض اور اغیاض آتی ہے، اور غیض الاسد سے مراد بہت زیادہ درخت ہیں، اس کا تذکرہ(الصحاح) میں موجود ہے، اور ابو موسی نے کہا: وہ ایسا درخت ہے جو لپٹا ہوا ہے، اور (الجامع) میں ہے کہ یہ اس کی بہت زیادہ شاخوں کی وجہ سے کہا جاتا ہے"

مذکورہ مثال سے پتہ چلتا ہے کہ علامہ مغلطائیؒ لغت کے ماہر تھے اور الفاظ کی وضاحت کے لئے کس قدر زیادہ ماہر لغت آئمہ کی آراء کو یکجا کرنے کا اہتمام کرتے ہیں اور لغت کے بنیادی اہم ماخذ اور آئمہ کا حوالہ دیتے ہیں۔

7۔شرح حدیث میں عمومی اسلوب

علامہ علاءالدین مغلطائیؒ نے اکثر مقامات پر احادیث کی شرح میں تفصیل سے کام لیا ہے البتہ بعض احادیث کی شرح کرتے ہوئے انتہائی مختصر بات کر جاتے ہیں، اور یہ عموماً وہاں کرتے ہیں جہاں السنن ابن ماجہ میں موجود حدیث صحیحین یا صحاح ستہ میں موجود ہو یا پہلے اس حدیث کی شرح کر چکے ہوں یا آگے کسی جگہ شرح کا ارادہ ہو تو وہاں عام طور پر سند یا متن کے حوالے سے شرح نہیں کرتے، البتہ اگر حدیث صرف صحیح مسلم، سنن اربعہ یا دیگر کتب حدیث میں ہو تو پھر اس کی شرح تفصیل سے رقم کرتے ہیں اور شرح

کرتے ہوئے قرآنی آیات، احادیث، اسناد، متون، توابع، شواھد، اشعار، صحابہ ودیگر آئمہ عظام وغیرہ کے اقوال اور ماہر لغات آئمہ کے جملے درج کرتے ہیں۔

اختصار کی مناسبت سے امام ابن ماجہؒ ایک حدیث لائے ہیں، اس کی شرح میں علامہ مغلطائیؒ نقل کرتے ہیں کہ:

"خرج هذا الحديث الائمة الستة فی كتبهم،وفی حديث البخاری :'فلا تستقبل القبلة ، ولا بيت المقدس"30

"آئمہ ستہ نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کو نقل کیا ہے، اور صحیح بخاری میں یہ الفاظ ہیں (پس نہ بیت اللہ اور نہ ہی بیت المقدس کی طرف منہ کرو)"

8۔ شرح حدیث میں صحابہ، تابعین عظام اور آئمہ کرام کے اقوال سے استشہاد

علامہ علاء الدین مغلطائی نے شرح کرتے ہوئے کئی احادیث کے ضمن میں مزید وضاحت کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین عظامؒ اور آئمہ کرامؒ کے اقوال کو بھی رقم کیا ہے، بطور مثال یہ ہیں:

امام ابن ماجہؒ نے اپنی السنن میں ایک حدیث موزوں پر مسح کے حوالے سے نقل کی ہے کہ:

"عن المغيرة بن شعبة: ان رسول الله ﷺ مسح اعلى الخف واسفله"[31]

"حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ بیشک اللہ کے رسول ﷺ موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کیا"

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ مغلطائیؒ نے حضرت علیؓ کا ایک قول نقل کیا ہے کہ:

"لو كان الدين بالرای لكان باطن القدمين اجدر بالمسح ،وقد مسح النبیﷺ على ظهرخفيه"32

"اگر دین رائے کی بنیاد پر ہوتا تو مسح کے زیادہ مناسب جگہ پاوں کے نچلے حصے کی ہے، یقیناً نبی ﷺ نے پاوں کے ظاہری حصہ پر مسح کیا ہے"

گویا علامہ مغلطائیؒ نے شرح کرتے ہوئے جہاں آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ سے استدلال کیا ہے وہاں انہوں نے اسلاف کے اقوال اور شرح کے طریقہ کا بھی بھرپور اہتمام کیا ہے۔

9۔ تخریج الحدیث اور متعدد متون کا تذکرہ

امام موصوف حدیث کی شرح بیان کرنے سے پہلے اس حدیث کی تخریج بیان کرتے ہیں اس سلسلہ میں سب سے پہلے کتب صحاح مثلاً صحیحین، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ وغیرہ پھر سنن اربعہ اور پھر اس کے

بعد دیگر کتب احادیث میں اگر حدیث ہو گی تو ان کتب حدیث کا نام لے کر اور معمولی الفاظ اور رواۃ وغیرہ کا جو فرق ہو گا سب کو بالتفصیل شرح میں ذکر کرتے ہیں، جیسا کہ درج ذیل مثال سے واضح ہوتا ہے:

امام ابن ماجہؒ نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ:

"حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، وسويد بن سعيد، وإسماعيل بن موسى السدي قالوا: نا شريك عن المقدام بن شريح بن هانئ عن أبيه عن عائشة فقالت:"من حدّثك أن رسول اللهﷺ بال قائما فلا تصدقه، أنا رأيته يبول قاعدا "33

درج بالا حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ مغلطائیؒ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث درج ذیل کتب احادیث میں آئی ہے:

"هذا حديث أخرجه الترمذي،وأبو حاتموابن حبان وأخرجه الحاكم في مستدركه "۔34

"یہ حدیث جامع ترمذی، مسند ابن ابی حاتم، ابن حبان اور امام حاکم نے اپنی کتاب مستدرک میں روایت کی ہے"

اگر کسی کتاب میں الفاظ کا کوئی تعارض ہے تو اس کی بھی نشان دہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ، ابن ابي حاتم میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ روایت کی گی ہے:

"من حدثكم أنه كان يبول قائما"۔35

لیکن امام حاکم نے مستدرک میں اسے سفیان بن مقدام کی سند سے روایت کی ہے

"سفيان عن المقدام عن أبيه:"سمعت عائشة تقسم بالله ما رأى أحد النبي عليه السلام يبول قائما منذ أنزل عليه القرآن"۔36

مذکورہ مثال سے علامہ مغلطائیؒ کی حدیث پر مہارت اور وسعت علمی کا خوب اندازہ ہوتا ہے، موصوف کی شرح میں یہی ایک پہلو ایسا ہے جس پر آپؒ نے سب سے زیادہ تفصیل سے کام کیا ہے یعنی اسناد اور متون میں جو معمولی بھی فرق ہے ان کو تمام کتب احادیث سے یکجا کر کے السنن ابن ماجہ کی حدیث کی شرح میں بالتفصیل تحریر کر دیا ہے۔

10۔ فقہی ترتیب

امام ابن ماجہؒ نے اپنی السنن کا آغاز "کتاب السنۃ" سے شروع کیا ہے جب کہ علامہ مغلطائیؒ نے اگلی کتاب "کتاب الطہارۃ" سے اپنی شرح کا آغاز کیا ہے اور پھر تمام احادیث فقہی ترتیب کے مطابق درج کی ہیں، مثلاً: کتاب الطھارۃ، کتاب الاذان، کتاب المساجد اور کتاب اقامۃ الصلوات ہے۔اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو فقہ میں خوب مہارت تھی بلکہ فقہ کی جزئیات پر نظر تھی،اسلئے تو احکام کے متعلق احادیث کی جامع شرح کی ہے۔[37]

حاصل کلام

امام مغلطائیؒ مصر کے شہر قاہرہ میں 689ھ کو ایک حنفی المسلک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے اور قاہرہ ہی میں 762ھ کو تہتر سال کی عمر گزار کر فوت ہوئے، آپؒ نے بچپن سے ہی علمی مصروفیات کو ذوق و شوق سے جاری رکھا اور اپنے دور کے مشہور علماء سے تحصیل علم کے شوق کو پورا کیا پھر مصر کے مشہور مدارس میں تدریس کر کے طالبان علوم اسلامیہ کی علمی پیاس کو کم کرنے کی کوشش کی۔علامہ مغلطائیؒ اپنے دور کے ماہر اسماء الرجال وعلوم الحدیث تھے یہی وجہ ہے کہ ان کی اکثر تالیفات کا تعلق رجالِ حدیث سے ہے،تاہم اس کے علاوہ موصوف نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر بھی قلم اٹھایا ہے۔جس میں سیرۃ المصطفی ، اور الزہر الباسم فی سیرۃ ابی القاسم کافی مشہور کتابیں ہیں۔

علامہ مغلطائیؒ نے سنن ابن ماجہ کی ایک شرح بنام "الاعلام بسنتہ علیہ السلام شرح سنن ابن ماجہ" کے نام سے لکھی جو کہ سنن ابن ماجہ کے سینتیس ابواب میں سے صرف چار ابواب کی 719 احادیث پر مشتمل ہے یہ کتاب تین جلدوں میں بیروت کے مشہور مطبع دار الکتب العلمیہ سے چھپی ہوئی ہے۔اس مقالہ میں اسی کتاب کے اسلوب کو انتہائی اختصار سے متعارف کروانے کی کوشش کی گئی ہے۔

حوالہ جات وحواشی

1 ابن کثیر ،اسماعیل ،البدایہ والنہایۃ(بیروت،مکتبۃ المعارف ،1991ء)، 282/14، الزرکلی، خیر الدین ، الاعلام (بیروت،دارالعلم للملایین ، 2002ء) 275/7۔

2 ابن حجر عسقلانی ،احمد بن علی ،لسان المیزان (حیدر آباد ،دکن،1329ھ)، 72/6، عمر رضا کحالہ، معجم المولفین ، (بیروت،موسسۃ الرسالہ، 1993ھ)903/3۔

3 مغلطائی،اعلاء الدین مغلطائی بن قلیج ، اکمال تہذیب الکمال فی اسماء الرجال(قاہرہ،الفاروق الحدیثیہ،2001ء)16/1۔

4 ابن حجر عسقلانی ، لسان المیزان ، 73/6۔

5 مغلطائی ،الاعلام بسنتہ شرح سنن ابن ماجہ ،103/1۔

6 ناصر الدین الدمشقی،التبیان لبدیعۃ البیان ،(مدینہ منورہ،مکتبہ عارف حکمت) ص:156،ابن العماد،عبد الحی بن احمد ، شذرات الذہب فی اخبار من ذہب(دمشق، دار ابن کثیر ،1991ء)، 24/8۔

7 ابن فہد، محمد بن محمد، لحظ الالحاظ بذیل طبقات الحفاظ(بیروت، دار احیاء التراث العربی،2009ء)ص:140120۔

8 مغلطائی ،الاعلام بسنتہ شرح سنن ابن ماجہ ، 103/1۔

9 ابن العماد، شذرات الذہب فی اخبار من ذہب ،27/9۔72۔

10 ابن فہد، لحظ الالحاظ بذیل طبقات الحفاظ ،ص:160135۔

11 ابن حجر عسقلانی، الدرر الکامنہ،360350/4۔

12 مغلطائی ،الاعلام بسنتہ شرح سنن ابن ماجہ ، 9/1۔

13 مغلطاي، الاعلام بسنتہ ،74/2۔

14 ابن کثیر ،البدایۃ والنہایۃ،296/14۔

15 ابن ماجہ ، محمد بن یزید، السنن،(الریاض، دار السلام،1999ء)رقم الحدیث : 16۔

16 مغلطائی ،الاعلام بسنتہ شرح سنن ابن ماجہ ،67/1۔

17 ایضاً ،التحریم (66):8۔

18 ایضاً ،التوبۃ(10):31۔

19 ایضاً ،النساء(04):31۔

20 ابن ماجہ ، السنن، رقم الحدیث: 353۔

21 مغلطائی ،الاعلام بسنتہ شرح سنن ابن ماجہ ،191/1۔

22 ابن ماجہ، السنن، رقم الحدیث :477۔

23 مغلطائی ،الاعلام بسنتہ شرح سنن ابن ماجہ ،436/1۔

24 مغلطائی ،الاعلام بسنتہ شرح سنن ابن ماجہ ،45/1۔

25 مغلطائی ،الاعلام بسنتہ شرح سنن ابن ماجہ ، 568/1۔

26 مغلطائی ،الاعلام بسنته شرح سنن ابن ماجه ،1/89۔
27 ایضاً ،1/94۔
28 ابن ماجه ، السنن، رقم الحدیث: 93۔
29 مغلطائی ،الاعلام بسنته شرح سنن ابن ماجه ،1/209۔
30 مغلطائی ،الاعلام بسنته شرح سنن ابن ماجه ، 1/137۔
31 ابن ماجه، السنن، رقم الحدیث: 276۔
32 مغلطائی ،الاعلام بسنته شرح سنن ابن ماجه ،2/104۔
33 ابن ماجه، السنن، رقم الحدیث: 309۔
34 مغلطائی ،الاعلام بسنته شرح سنن ابن ماجه ، 1/112۔
35 ایضاً، 1/91۔
36 مغلطائی ،الاعلام بسنته شرح سنن ابن ماجه ، 1/91۔
37 مغلطائی ،الاعلام بسنته شرح سنن ابن ماجه ، (دار الکتب العلمیه، بیروت ، لبنان ، 2007ء)1/40۔